حضرت العلامہ مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ

اَمّا بَعدُ برادرانِ اسلام : اس رسالہ کی تحریر کی ضرورت اس واسطے پیش آئی کہ علماء دوستوں نے مطالبہ کیا تھا ناچیز سے۔ کہ میں رسالہ لکھوں جس میں شیعہ حضرات کے تمام اعتراض جو عقد اُمِّ کلثومؓ پر وارد ہوتے ہیں۔ ان کا جواب دیا جائے۔ اور ناچیز نے اپنی طاقت کے مطابق تمام اعتراضوں کو نقل کر کے جواب دیا ہے، جو حضرات شیعہ نے نکاح اُمِّ کلثومؓ بنت علیؓ و مائی فاطمہؓ ہمراہ حضرت عمرؓ ہوا تھا کئے تھے۔ اگر کوئی عالم اہلِ سُنّت سے میری غلطی پر مطلع ہو تو اس کو ٹھیک فرمائے اور جو شیعہ حضرات جواب دینا چاہیں تو حامل المتن جواب دیں ورنہ جواب کی تکلیف نہ فرمائیں۔

شیعہ یہ تو مانتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کا نکاح اُمِّ کلثومؓ سے ہوا اور حضرت علیؓ نے ہی کیا تھا۔ مگر یہ اُمِّ کلثومؓ بنت علیؓ و فاطمہؓ نہ تھی بلکہ بنت ابوبکر صدیقؓ تھی جو بعد وفات صدیق اکبرؓ پیدا ہوئی تھی ان کی والدہ زوجہ ابوبکر صدیقؓ مسماۃ اسماء بنت عمیسؓ حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں اور یہ اُمِّ کلثومؓ ربیبہ علیؓ ہونے کی وجہ سے بنت علی مشہور ہو گئی تھیں اور مؤرخین نے غلطی سے اُمِّ کلثومؓ بنت علیؓ لکھ دیا اور ربیب کو قرآن نے بھی بیٹا یعنی متبنّیٰ ہی کہا ہے۔ سورہ احزاب میں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ :۔ زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ○

ترجمہ: "تجھ کو ہم نے (زینب) نکاح کر دی تاکہ مومنوں پر تکلیف نہ ہو۔

متبنٰیؐ کی بیویوں کے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت پوری کر لیں۔"
اور تفسیر کبیر صـ۶ جلد ۵ زیرِ آیت ونادیٰ نوح ابنہٗ کے مرقوم ہے کہ حضرت نوحؑ کا متبنٰی تھا۔ حضرت کی بیوی کا بیٹا تھا۔ حضرت نوحؑ کے گھر پلا تھا اس وجہ سے قرآن نے بھی حضرت نوح کا بیٹا کہہ دیا۔

القول الثانی انہٗ کان ابن امرأتہٖ وھوقول محمد بن علی الباقر وقول الحسن البصری ویروی ان علیاً قرء ونادیٰ نُوُحٌ ابنھَا۔

ترجمہ: قولِ ثانی جو قول امام باقر کا ہے یہ نوحؑ کی بیوی کا لڑکا تھا، نہ کہ نوحؑ کا اور حسن بصری کا قول ہے اور حضرت علیؓ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے ابنہا پڑھا تھا۔

فائدہ: ۔آیت قرآنی و تفسیر کبیر سے ثابت ہوا کہ ربیب و ربیبہ پر بیٹی۔ بیٹا کا اطلاق ہوتا رہتا ہے اسی طرح اُمّ کلثومؓ پر بنت علیؓ کا اطلاق ہو گیا ہے۔ حقیقتہً یہ بنتِ ابوبکرؓ تھی۔ جو ابوبکرؓ کی وفات کے دن یا چھ دن بعد پیدا ہوئی تھی۔ اور حضرت عمر کا نکاح ام کلثومؓ سے ۱۷ھ میں ہوا۔ اس وقت اُمِ کلثومؓ کی عمر چار پانچ سال تھی چونکہ پیدائش اُمّ کلثومؓ ۱۳ھ میں ہوئی تھی۔ جیسا کہ کتب سُنّی استیعاب، تاریخ طبری اور تاریخ کامل میں موجود ہے۔

الجواب: ۔اس عبارت پر چند اعتراضات ہیں۔

(۱) یہ کہ اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ تھی۔ جو ہمراہ اپنی والدہ بیوہ صدیقؓ مسماۃ اسماءؓ بنتِ عمیس کے حضرت علی کے گھر آئی اور بوجہ ربیبہ ہونے کے مورخین نے غلطی سے بنتِ علیؓ کہنا شروع کر دیا۔

یہ کہ اُمّ کلثومؓ کی والدہ کا نام اسماءؓ تھا نہ کہ فاطمہؓ بنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۔ یہ کہ ربیبہ کا بیٹا بیٹی ہونا قرآن و تفسیر سے بھی ثابت ہوتا ہے۔
اَب سُنیئے۔ یہ بالکل سفید جھُوٹ و فریب روافض کا ہے، کہ اُمِ کلثومؓ اسماء بنتِ عمیس کے بطن سے تھی۔ بلکہ یہ اُمِّ کلثوم بنت ابی بکرؓ جیبیہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زبیر بن مالک بن امرا القیس بن ثعلبہ بن کعب خزرج تھیں جیسا شیعہ کی ناسخ التواریخ میں موجود ہے صفحہ ۲۱۷ اور صاحب ناسخ التواریخ صفحہ ۲۱۵ پر فرماتے ہیں کہ:۔

جیبیہ دختر خارجہ در وقت وفات ابوبکرؓ حاملہ بود
پس از و دختر پیدا شد و نام اُمِ کلثومؓ است ،،

ترجمہ:۔ جیبیہؓ زوجہ ابوبکرؓ وقت وفات حضرت صدیقؓ حاملہ تھیں۔ ان کے بعد لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام کلثومؓ رکھا گیا تھا۔

فائدہ :۔ یہ حال جیبیہ کی اولاد کے حال میں صاحب ناسخ التواریخ نے لکھا ہے اب تو روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ کی مائی کا نام اسماءؓ بنت عمیس نہ تھا۔ نہ اُمّ کلثومؓ کی مائی کا نکاح حضرت علیؓ سے ہُوا۔ نہ اُمِ کلثومؓ حضرت علیؓ کے گھر گئی اور نہ ربیبہ علی کہی جانے لگی اور ناسخ التواریخ کے صفحہ ۱۷۸ پر اسماء بنت عمیس کا حال لکھا ہے کہ اسماء بنت عمیس اول حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں اور وقت ہجرت حبشہ بھی جعفرؓ کے ہمراہ تھیں۔ بعد وفات جعفرؓ صدیق اکبرؓ کے نکاح میں آئیں ناسخ کے الفاظ یہ ہیں۔

محمد بن ابی بکرؓ از و متولد شد و بعد از ابوبکرؓ علی علیہ السلام او را تزویج بست و یحییٰ از و متولد شد (ناسخ ص۱۸۷)

ترجمہ: (اسماءؓ سے) محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوا۔ بعد وفات صدیقؓ علیؓ نے نکاح کیا۔ علیؓ سے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔

فائدہ :- حضرت کے گھر ہمراہ اسماءؓ اگر آیا تھا تو صرف محمد بن ابی بکرؓ آیا تھا نہ
اُمِّ کلثومؓ اسماء سے لڑکی ہوئی نہ گھر حضرت علیؓ کے آئی۔ ثابت ہُوا کہ اُمِّ کلثومؓ زوجہ
فاروقؓ حضرت علی و مائی فاطمہؓ کی لڑکی تھی اور حبیبہؓ دختر خارجہ بعد وفات صدیقؓ حبیبؓ
بن سافہ کے نکاح میں آئیں۔ نہ حضرت علیؓ کے۔ ناسخ صفحہ ۲۱ پر ہے۔ حبیبہ بعد از ابوبکرؓ
بحبالۂ نکاح حبیبؓ بن سافہ در آمد۔

ترجمہ : بعد ابوبکرؓ حبیبہؓ۔ حبیب بن سافہ کے نکاح میں آئیں۔ اب یہ دیکھ لینا کہ
اُمِّ کلثوم بنت ابوبکرؓ کا نکاح کس سے ہُوا۔ حتیٰ کہ شیعہ کا جھوٹ دنیا پر واضح
ہو جائے۔

ناسخ صفحہ نمبر ۲۱ پر موجود ہے ... اُمِّ کلثومؓ دختر ابی بکرؓ بنکاح طلحہ بن عبداللہ
در آمد و از وے دو فرزند آورد یکی زکریا و آں دیگر دختر بود نامش عائشہؓ نہاد۔

ترجمہ :- بہرحال اُمِّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ طلحہ بن عبداللہؓ کے نکاح میں آئیں۔
ان سے دو فرزند بھی پیدا ہوئے۔ ایک زکریا دوم لڑکی جس کا نام عائشہؓ رکھا گیا تھا

فائدہ :- شیعہ کا مکر و فریب اور جھوٹ ظاہر ہوگیا کہ اُمِّ کلثوم بنت ابی بکرؓ فاروقؓ
کے نکاح میں نہ تھی۔ بلکہ طلحہ بن عبداللہ کے نکاح میں تھیں اور اسی ناسخ التواریخ میں
جو شیعہ کی چوٹی کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے دو عورتوں سے نکاح کرنا
چاہا۔ مگر ان دونوں نے جواب دے دیا تھا۔ ناسخ صفحہ ۴۳۲

اوّل اُمِّ ابانؓ دختر عتبہ۔ دوم اُمِّ کلثومؓ بنت ابی بکر صدیقؓ

ترجمہ :- ایک اُمِّ ابانؓ دختر عتبہ۔ دوم اُمِّ کلثومؓ بنت ابی بکر صدیقؓ۔

فائدہ :- ثابت ہوا کہ جس ام کلثومؓ کا نکاح فاروقؓ سے ہُوا وہ بنتِ علیؓ و
فاطمہؓ تھی۔ نہ بنت ابوبکرؓ۔ اور شیعہ علماء متقدمین کی کتب کے مطالعہ سے پتہ
چلتا ہے کہ حضرت فاروقؓ نے اُمِّ کلثومؓ بنت ابوبکرؓ سے نکاح کرنا چاہا تھا مگر نہ

ہوا۔ اب آگے دیکھیں۔

معارف شیعہ کی چوٹی کی کتاب ، معارف مطبوعہ مصری صفحہ ۸۵ پر ہے (ابراہیم بن قتیبہ کی)

واما ام کلثوم بنت ابی بکر فخطبها لعمر بن الخطاب الی عائشة فانعمت له وکرهت ام کلثوم فاحتالت امسك عنها۔

ترجمہ :۔ اُم کلثومؓ بنت ابی بکرؓ کے لیے حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو پیغام دیا۔ انہوں نے اقرار تو کر لیا مگر خود اُمّ کلثومؓ راضی نہ ہوئیں تو مائی عائشہ نے حیلہ کر کے ٹال دیا۔

فائدہ :۔ اُمّ کلثومؓ جو زوجہ خلیفہ رسولؐ تھی وہ دختر علیؓ و فاطمہؓ تھی۔ نہ ابی بکرؓ اور پھر اسی معارف مذکور کے صفحہ ۷ پر ہے۔

واما ام کلثوم الکبریٰ وھی بنت فاطمه فکانت عند عمر بن الخطاب وولدت له ولداً۔

ترجمہ :۔ ام کلثومؓ کبریٰ بنتِ فاطمہؓ۔ ان کی شادی عمر بن الخطاب سے ہوئی اور اولاد بھی ہوئی۔

انوار النعمانیہ ۱ : ۱۲۵

واما اولاده علیه السلام فهم سبعة وعشرون ولدا ذکرا وانثیٰ وزینب الکبریٰ وزینب الصغریٰ المکناة بام کلثوم امهم فاطمة البتول۔

پھر نکاح کے بیان میں لکھا ہے کہ :۔

واما ام کلثوم التی تزوجها عمر فقد مرّ تحقیقه ،

فرمایئے شیعہ صاحبان ! کیا اب بھی کچھ غیرت آئے گی یا نہ ؟ کیا جھوٹ

بولنے سے اب بھی باز آؤ گے یا نہ ؟ اب بھی وہی گیت گاؤ گے ۔ کہ ام کلثومؓ بنت علیؓ نہ تھی ۔ علیؓ کے گھر آئی تو ان کی بیٹی مشہور ہو گئی اور بنت فاطمہؓ نہ تھی ؟ اب بنت فاطمہؓ میں کوئی شک باقی رہا ہے ؟ اور ناسخ التواریخ میں موجود ہے ۔ کہ حضرت عمرؓ نے آٹھ شادیاں کی تھیں ۔ ان میں سے آٹھویں کا نام لکھا ہے ۔

ہشتم اُمِ کلثوم دختر علی علیہ السلام ابن ابی طالب بود ۔

ترجمہ :- آٹھویں کا نام ام کلثومؓ دختر علیؓ بن ابی طالب تھا ۔ البتہ بعض شیعہ نے اس عقد سے انکار کیا ہے ۔ جیسا کہ ایک مجہول روایت ملا باقر مجلسی بحار الانوار میں بحوالہ کتاب الخراج والجوائح اور مرآۃ العقول شرح اصول جلد نمبر ۳ صفحہ ۴۴۸ سے نقل کی ہے کہ کسی نے امام صادقؓ سے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ علیؓ کی بیٹی اُمِ کلثومؓ حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھی تو امام نے انکار کیا وہ الفاظ یہ ہیں ۔

ذالك لا يهتدون الى سواء السبيل سبحان الله اما كان يقدر امير المؤمنين ان يحول بينه وبينها فينقذها كذبوا ولم يكن ما قالوا ۔

ترجمہ :- اور فرمایا امام نے کیا لوگ یہ کہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں ؟ وہ راہ راست پر نہیں ۔ سُبحان اللہ ! امیر المؤمنینؓ قادر نہ تھا ۔ کہ حضرت عمرؓ و اُمِ کلثومؓ کے درمیان کوئی حیلہ بچاؤ کا بنا لیتا ؟ لوگ جھوٹ بولتے ہیں ۔

الجواب :- امام نے نکاح ام کلثومؓ کا ہمراہ حضرت عمرؓ کے ہونے سے انکار نہیں کیا نکاح کے تو خود امام قائل ہے ۔ جیسا کہ اصح الکتب کافی میں قول امام موجود ہے اگر نکاح کا انکار کیا جائے تو امام کا جھوٹا ماننا پڑتا ہے معاذ اللہ ! امام ایک خاص بات سے انکار کرتا ہے جو روایت منقولہ میں موجود ہے ۔

ان الناس يحتجون علينا ويقولون ان امير المؤمنين زوج فلانا

بنته اُم کلثوم۔

ترجمہ :۔ یہ تحقیق لوگ ہم پہ دلیل لاتے ہیں۔ کہ علیؓ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ کا نکاح (حضرت عمرؓ سے) کر دیا تھا۔

فائدہ :۔ نکاح کر دینا اور چیز ہے جو خوشی سے ہوتا ہے اور امام کا عقیدہ ہے کہ یہ ایک فرج تھا جو ہم سے چھینا گیا نہ خود علیؓ نے نکاح کر کے دیا تھا۔ نکاح خوشی سے ہونا اور جبراً ہونے میں بڑا فرق ہے۔ کافی میں امام نے مانا کہ نکاح تو ہوا مگر جبراً ہوا۔ اور یہ روایت خوشی سے ہونے پہ دال تھی۔ اس واسطے انکار فرما دیا۔

دوم :۔ یہ روایت تقیہ پہ محمول ہے چونکہ امام نے یہ شیعہ کے سامنے بیان فرمائی تھی اور امام شیعہ کو صحیح بات نہ بتاتے تھے۔ جیسا خود اصول کافی میں صفحہ ۴۹۶ پہ ہے کہ تین مومن شیعہ نہیں ملے ورنہ میں اپنی حدیثیں نہ چھپاتا (اصول کافی صفحہ ۴۹۶)

لو انی اجد منکم ثلاثة مومنین یکتمون حدیثی ما استحللت ان اکتمهم حدیثا۔

ترجمہ :۔ اگر تین مومن میں پاتا جو میری حدیث کو ظاہر نہ کرتے تو میں ان سے کوئی حدیث نہ چھپاتا۔

اور رجال کشی کے صفحہ ۱۶۰ پہ فرمان امام یوں ہے۔

کان ابو عبد اللہ یقول ما وجدت احداً یقبل وصیتی ویطیع امری الا عبد اللہ بن یعفور۔

ترجمہ :۔ امام جعفر صادقؓ فرماتا تھا کہ میں کسی ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا جو میری وصیت (کتمان حدیث) والی مانے سوائے ابن یعفور کے۔

فائدہ :۔ کافی کی ایک روایت سے امام کو تین شیعہ مومن نہ ملے کہ حدیث بیان کرتے اور رجال کشی کی روایت سے سوائے عبد اللہ بن یعفور کے کوئی

مومن نہ ملا جس سے حدیث صحیح بیان کرتے۔ ثابت ہوا کہ امام نے شیعہ سے بچنے کی خاطر تقیہ کر کے عدم نکاح کی روایت بیان فرمائی۔ عدم نکاح کی روایت کا راوی عبداللہ بن یعفور ہوتا تو قابلِ اعتماد تھی۔ مگر اس کا روای عمر بن ازینہ ہے جو امام کے نزدیک مومن نہ تھا۔

سوم:۔ شیخ مفید نے بھی اس نکاح کا انکار کیا ہے۔ جس کو طراز مذہب مظفری نے بُری طرح رَدّ فرمایا ہے۔ یہ کتاب شیعہ کی بڑی چوٹی کی کتاب ہے۔

"شیخ مفید اصل ایں واقعہ را انکار می نماید برائے بیان آنکہ از طرق اہل بیت بعید است دگرنہ بعد از ورود ایں جملۂ اخبار در وجود ایں مناکحت انکارش عجیب می نماید دہم از حضرت ابی عبداللہ مروی است:"

ان علیا لما توفی عمر اتی ام کلثوم فانطلق بھا الی بیتہ۔

ترجمہ:۔ شیخ مفید اصل سے اس واقعہ کا منکر ہے چونکہ یہ بات اہل بیت کے مزاج سے بعید یعنی دور ہے لیکن ان تمام احادیث سے جو نکاح کے ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کا انکار عجیب چیز ہے۔ کیونکہ حضرت صادق سے روایت ہے کہ جب عمرؓ فوت ہو گئے۔ تو امیر المومنینؓ ام کلثومؓ کو اپنے گھر لے گئے۔

کیوں صاحب! حضرت علیؓ تمام جہان کی بیواؤں کے ٹھیکیدار تو نہ تھے فرمایئے کیا خیال ہے؟

(۴) اگر ہم آج کے شیعہ کے قول کو مانیں تو تمام کتب شیعہ جو معتبر سے معتبر ہیں غلط ہو جائیں گی۔

(۵) اور تمام محدثین شیعہ و مورخین شیعہ جنہوں نے عقد ام کلثوم کی روایات کو نقل کیا ہے وہ جاہل و مجہول ثابت ہوں گی۔

(۶) اُمِّ کلثوم بنت ابی بکرؓ ۱۳ھ کو پیدا ہوئی تھی جو مسلم فریقین ہے جیسا صاحب کنز مکتوم نے مانا ہے۔ اور ۱۷ھ میں حضرت عمرؓ کا نکاح ام کلثومؓ سے ہوا۔ اور حضرت عمرؓ کی وفات ۲۳ھ کو ہوئی۔ اس وقت ام کلثومؓ دختر ابوبکرؓ کی عمر دس سال ہوگی۔ اب فرمایئے کہ دس سال کی لڑکی سے دو بچے کیسے پیدا ہوئے اور دو بچوں کا پیدا ہونا شیعہ کے مسلمات سے ہے۔ دس سال کی لڑکی سے دو بچوں کا پیدا ہونا محال ہے اگر ہو سکتا ہے تو تمام شیعہ کو اعلان ہے کہ کوئی مثال پیش کریں۔

(۷) تاریخ طراز مذہب مظفری جو ناسخ التواریخ کا خلف الرشید اور سپہر وزیر اعظم تھا اس تاریخ کے صفحہ ۷۴ سے صفحہ ۷۹ تک ایک مستقل باب ہے اس عنوان کا کہ تزویج اُمِّ کلثومؓ ہمراہ عمرؓ بن خطاب اس میں دختر فاطمہؓ کے الفاظ موجود ہیں اب یہ عذر لنگ بھی شیعہ کا اڑ گیا کہ بنت فاطمہؓ کے الفاظ نہیں کتب شیعہ میں صرف بنت علیؓ کے ہیں۔

جناب اُمِّ کلثومؓ کبریٰ دختر فاطمہؓ زہرا در سرائے عمرؓ بن خطاب بود از دی فرزند بیاورد چنانکہ مذکور گشت وچوں عمرؓ مقتول شد محمد بن جعفرؓ بن ابی طالب اُو را درحبالہ نکاح در آورد۔

ترجمہ :۔ جناب اُمِّ کلثومؓ کبریٰ دختر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت عمر بن خطاب کے گھر میں تھیں اور حضرت عمرؓ سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔ جیسا بیان ہو چکا اور جب حضرت عمرؓ قتل ہوئے تو محمد بن جعفرؓ بن ابی طالب کے نکاح میں آئیں۔

فائدہ :۔ سابقہ روایات سے زوجہ حضرت عمرؓ مسماۃ اُمِّ کلثوم بنت علیؓ و فاطمہؓ دونوں کی ثابت ہو چکی ہے اور فرزندوں کا ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

اس روایت سے۔ پھر اسی تاریخ کے صفحہ مذکور پر ایک بحث بھی موجود ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد کی نسبت رسولِ خدا کی طرف جا سکتی ہے۔ مگر حضرت فاطمہؓ کی لڑکیوں کی اولاد کی نسبت رسولِ خدا کی طرف نہ ہوگی۔ بلکہ ان کے والدین کی طرف ہوگی۔

(۸) پس فرزندان فاطمہؓ بہ رسولؐ خدا منسوب و اولاد حسنؓ و حسینؓ با ایشان و آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منسوب باشند و فرزندان خواہر ایشان زینبؓ خاتون و ام کلثومؓ بہ پدران خود عبداللہ بن جعفرؓ و عمرؓ بن خطاب نسبت بر ندنہ بما در و نہ بہ رسولِ خدا

ترجمہ:۔ اولادِ فاطمہؓ تو پس اولاد رسول خدا کی کہی جائے گی۔ اور اولادِ حسینؓ کی رسولِ خدا کی اولاد بھی کہی جائے گی اور حسنین کی بہنوں یعنی مائی زینبؓ خاتون و اُم کلثومؓ کی اولاد اپنے اپنے باپ کی طرف منسوب ہوگی۔ نہ اپنی ماں کی طرف نہ رسولؐ کی طرف۔

فائدہ:۔ اس عبارت سے دو لڑکیاں مائی فاطمہؓ کی ثابت ہوئیں اور ان کے دونوں خاوندوں کے نام حضرت عمرؓ و عبداللہ اور دونوں کی لڑکیوں کی اولاد بھی ثابت ہوئی۔

(۹) فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ مطبع نولکشور میں ہے اور کافی کوئی معمولی کتاب نہیں۔ اصح الکتب بھی ہے شیعہ کے نزدیک اس کی روایات صحیح بھی ہیں۔ اور خالی صحیح نہیں۔ بلکہ اس کی معمول بہا بھی ہیں۔ جن پر شیعہ کو عمل کرنا فرض ہے۔ اصول کافی صفحہ ۵ اور فروع کافی کی عبارت ذیل ہے جس میں سلمان بن خالد سے روایت ہے وہ امام جعفرؓ سے بیان کرتا ہے کہ امام سے عدت عورت کا سوال ہوا۔ کہ فوت شدہ کی عورت کہاں بیٹھے۔ تو جواب دیا کہ جہاں اس کا جی چاہے۔ ثم قال ان علیا صلوات اللہ لما مات عمر اتی

ام کلثوم فاخذ بیدھا فانطلق بھا الی بیتہ۔

ترجمہ:۔ پھر فرمایا امام نے بہ تحقیق حضرت علیؓ بعد وفات عمرؓ کے اُم کلثومؓ کے پاس گئے اور اُم کلثومؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔

فائدہ:۔ اگر اُم کلثومؓ زوجہ عمرؓ دختر علی علیہ السلام نہ ہوتی تو غیر کا ہاتھ کس طرح جائز ہُوا۔ کہ جناب امیرؓ نے پکڑا تھا۔ پھر غیر عورت کو اپنے گھر لے گئے یہ غیر محرم مرد کے لیے حرام تھا۔ اُم کلثومؓ بنت ابی بکرؓ ہوتی تو اس کی ماں تو اول ثابت ہو چکا ہے کہ نکاح حبیب بن سافہ میں آئی تھی۔ جناب امیر تمام کا ٹھیکیدار تو نہ تھا کہ جو عورت بیوہ ہوتی تھی وہ گھر لے جاتے تھے۔

(۱۰) اسی قسم کی روایت شیعہ کی معتبر کتاب فقہ کی مسالک میں بھی موجود ہے۔ جس میں کفو و غیر کفو کا مسئلہ بیان کرتے ہُوئے فرمایا کہ۔

یجوز نکاح العربیة بالعجمی والهاشمیة بغیر الهاشمی کما زوج علی بنته ام کلثوم من عمر بن الخطاب۔

ترجمہ:۔ عربی عورت کا نکاح عجمی مرد سے جائز ہے۔ اور ہاشمی عورت کا نکاح غیر ہاشمی مرد سے جائز ہے جیسا کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ کا نکاح عمر بن خطاب سے کیا تھا۔

(۱۱) مجالس المومنین نور اللہ شوستری کی مطبوعہ ایران کے صفحہ ۸۹ میں اگر نبی دختر بہ عثمانؓ داد علیؓ دختر بہ عمرؓ فرستاد۔

ترجمہ:۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی عثمان کو دی تھی تو حضرت علی نے حضرت عمرؓ کو اپنی لڑکی دی تھی۔

(۱۲) تہذیب الاحکام جو شیعہ کی کتاب ہے اور صحاح اربعہ سے ہے اس کی جلد ۲ صفحہ ۳۸۰ میں ہے۔

عن ابی جعفر عن ابیه علیه السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی وابنها زید بن عمر بن الخطاب فی ساعة واحدة ولا یدری اینهما هلك قبل فلم نورث احدهما من الاخر۔

ترجمہ :۔ امام باقر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اُمّ کلثوم رضؓ ماں بیٹا ایک ساعت میں فوت ہوئے۔ اور معلوم نہ ہو سکا کہ کون پہلے فوت ہوا اور ہم نے کسی کو ایک دوسرے کا وارث نہ بنایا تھا۔

(۱۳) شیعہ کی معتبر کتاب جو صحاح اربعہ میں سے ہے۔ استبصار جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ و صفحہ ۱۸۵ میں ہے بعینہٖ جو روایت کافی میں مذکور ہے۔

عن سلیمان خالد قال سالت ابا عبد اللہ عن المراۃ توفی عنها زوجها این تعتد فی بیت زوجها او حیث شاءت ثم قال ان علیا صلوات اللہ علیه لما مات عمر اتی اُمّ کلثوم فاخذ بید ها فانطلق بها الی بیته۔

ترجمہ :۔ سلیمان بن خالد کہتا ہے میں نے امام جعفر رضؓ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو وہ عدت خاوند کے گھر بیٹھے یا جس جگہ چاہے؟ امام نے فرمایا جس مکان میں چاہے۔ پھر فرمایا امام نے بعد وفات حضرت عمر رضؓ کے حضرت علیؓ اُمّ کلثوم رضؓ کے پاس گئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے تھے۔

(۱۴) شافی شریف مرتضےٰ کی مطبوعہ ایران کے صفحہ ۱۳۴ میں ہے۔

قد تکلمنا فی هذا المعنی حیث تکلمنا علی سبب تزویج امیر المؤمنین بنته من عمر۔

ترجمہ :۔ بہ تحقیق ہم نے اس مطلب میں کلام کی ہے جس مقام میں کلام

کی ہے کہ حضرت امیرؓ نے اپنی لڑکی کا نکاح حضرت عمرؓ سے کس وجہ سے کر دیا تھا۔

فائدہ :۔ مذکورہ دلائل سے دو امر اظہر من الشمس ہو چکے ہیں۔ کہ اُمِ کلثومؓ زوجہ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ و مائی فاطمہؓ کی لڑکی تھی نہ ابوبکرؓ کی اور نہ ہی اُمِ کلثوم کی مائی اسماؑ بنت عمیس تھی۔ نہ اُمِ کلثومؓ کی مائی حضرت علیؓ کے گھر آئی۔ نہ بنت علیؓ سے مشہور ہوئی مگر پھر بھی یہ عذر لنگ کہ ربیبہ کو بیٹی کہتے ہیں۔ یہ بھی بکواس ہے۔ کیونکہ تفسیر کبیر کے حوالہ سے جو قراۃ پیش کی گئی ہے وہ قراۃ شاذہ ہے اور قراۃ شاذہ قابلِ حجت نہیں دوم متبنیٰ اور ربیبہ کو ابتداء اسلام میں بیٹا بیٹی سے پکارا جاتا تھا۔ اور جب سورۂ احزاب نازل ہوئی اور خدا نے منع فرما دیا تو مسلمان رک گئے۔

قَالَ تَعَالٰی :۔ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَ اَبْنَآءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۝

ترجمہ :۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے منہ بولے بیٹے تمہارے بیٹے نہیں بنائے یہ تمہارے مُنہ کی زبان کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ بلاؤ ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ بات خُدا کے نزدیک بہت انصاف والی ہے۔ پس اگر ان کے باپوں کو تم نہیں جانتے تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں۔

حاشیہ :۔ تفسیر امام حسنؓ عسکری مطبوعہ ایران تبریز صفحہ ۲۷۱ پر ہے قرآن نے جب کسی کی اولاد کو غیر کا بیٹا کہنا منع کیا تو زیدؓ کو بیٹا رسولؐ کہنا صحابہؓ نے ترک کر دیا۔

فترکوا وجعلوا یقولون زید اخو رسول اللہ ط

"یعنی صحابہؓ نے بیٹا کہنا ترک کر دیا۔ اور زیدؓ بھائی رسول اللہ کہنا شروع کر دیا" (درمنثور)

فائدہ:۔ اس آیت کے نزول کے بعد بھی اگر حضرت علیؓ و دیگر صحابہؓ کرام اُمِّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ کو معاذ اللہ بنتِ علیؓ سے پکارتے تھے تو اس کا معنی تو یہ ہوا کہ معاذ اللہ قرآن کے دشمن تھے۔ خلاف قرآن عمل کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا قرآن حکیم سے کہ صحابہ کرامؓ کسی غیر کی اولاد کو غیر والد کی نسبت نہ کرتے تھے ـــــ یہ شیعہ کی مکاری ہے اور جھوٹ ہے کہ ربیبہ کی بیٹی پکارنا قرآن سے ثابت ہے۔ معاذ اللہ مذکورہ دلائل سے یہ واضح ہو گیا کہ اُمِّ کلثومؓ زوجہ حضرت عمرؓ بنت علیؓ و فاطمہؓ تھی نہ کہ بنت ابی بکر صدیقؓ جیسا کہ شیعہ نے بہتان تراشا ہے کہ جس اُمِّ کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہُوا وہ بنتِ علیؓ نہ تھی۔ مؤرخین نے غلطی سے بنتِ علیؓ لکھ دیا ہے۔

اب دوم قول شیعہ کا بھی ان کی زبانی سُن لیجئے۔ علماء شیعہ سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو پھر یہ گیت گانا شروع کیا کہ نکاح تو واقعی اُمِّ کلثومؓ بنت علیؓ و فاطمہؓ کا حضرت عمرؓ سے ہوا تھا۔ مگر جبراً و قہراً ہوا۔ نہ کہ رضامندی سے (فروع کافی جلد ۲ صا۱۴۱ پہ ہے)

عن ابی عبد اللہ فی تزویج أم کلثومؓ فقال ذلك فرج غصبناہ۔

ترجمہ:۔ امام صادق سے مروی ہے کہ وہ نکاح ام کلثوم کے متعلق فرماتے تھے کہ یہ ایک شرم گاہ تھی جو ہم سے چھین لی گئی۔

اور اسی طرح شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ نے شافی و تنزیہہ الانبیاء میں صاحب مغنی کے بے پناہ سوال کے جواب میں فرمایا کہ اُمِّ کلثومؓ بنت علیؓ و فاطمہؓ تو تھی مگر نکاح جبری ہُوا۔ صاحب مغنی کا سوال تھا کہ اگر حضرت عمرؓ مسلمان نہ تھا حضرت

علیؓ نے اپنی لڑکی ان کو کیوں نکاح کر دی تھی؟ تو شریف مرتضےٰ نے یہ جواب دیا کہ جبری ہوا تھا۔ (شافی صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ ایران میں ہے۔

فاما نکاحه بنته عمرؓ لم یکن الا بعد تواعد و تهدد و مراجعة و منازعة و کلام طویل معروف اشفق معه من شروق الحال وظهر مالا یزال یخفیه وان العباسؓ لما رای الامر یقضی الی الوحشة دوقوع الفرقه سال علیه السلام رو امرها الیه ففعل فزوجها منه وما یجری هذا المجری معلوم انه علی غیر اختیار۔

ترجمہ:۔ پس بہرحال حضرت علیؓ کا اپنی لڑکی (اُمِ کلثومؓ) کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دینا بعد وعید و تہدید و جھگڑا اور کلام طویل کے مشہور ہے ہوا تھا۔ اس کے ساتھ یہ خوف بھی تھا کہ حال بگڑ جائے گا۔ اور جو چیز پوشیدہ ہے وہ ظاہر ہو جائے گی اور بتحقیق حضرت عباسؓ نے جب یہ کام دیکھا کہ وحشت و پھوٹ ڈالتا ہے تو حضرت علیؓ سے اُمِ کلثومؓ کے نکاح کی وکالت کا سوال کیا۔ پس حضرت علیؓ نے قبول کر لیا۔ پس عباسؓ نے اُمِ کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔ اور جو کام اس نوبت کو جا پہنچے وہ ظاہر ہے کہ اختیاری نہیں ہوتا۔

فائدہ:۔ اسی طرح کی روایت فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ میں بھی موجود ہے جس کا جی چاہے وہاں دیکھ لے۔

فائدہ:۔ اب علماء شیعہ سے سوال تو یہ ہے کہ کوئی غیر مسلم کافر کسی مسلمان پر جبر کر کے مسلمان کی لڑکی سے جبراً نکاح کرنا چاہے تو والدین کسی مصلحت وقتی کی وجہ سے اس کافر سے مسلمان لڑکی کا نکاح کر دیں تو جائز ہو گا یا حرام۔ اگر جائز ہے تو آیاتِ قرآنی کا کیا جواب ہے جن میں خدا تعالیٰ کفار سے نکاح

حرام قرار دیتا ہے۔

۲۔ کیا وہ آیت کوئی شیعہ پیش کر سکتا ہے قرآن سے جس میں بحالت مجبوری مسلمان کا نکاح یا مسلمان عورت کا نکاح کسی کافر سے جائز ہونا ثابت ہو۔ یہ سوال نہ کرنا کہ یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے مسلمانوں کا نکاح جائز ہے۔ اس واسطے کہ یہود و نصاریٰ کو مسلمان اپنی لڑکی نہیں دے سکتا اور یہ سوال بھی نہ کرنا کہ لوط علیہ السلام نے اپنی بیٹیوں کا نکاح کفار سے کرنا چاہا تھا اس واسطے کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ کفار سے فرمایا تھا بلکہ مفردات راغب میں صاف موجود ہے۔ کہ یہ خطاب ان امراء مسلمانوں سے تھا نہ کہ کفار سے۔

۳۔ کیا دنیا میں کوئی اور بھی مجبور تھا جس نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک کافر سے کر دیا ہو یا صرف مجبوری حضرت علی کو ہی پیش آئی تھی۔

۴۔ کیا کسی اور مسلمان نے بھی بعد لوط علیہ السلام کے اس آیت پر عمل کیا تھا صرف حضرت علیؓ کو ہی شیعہ نے عمل کرایا ہے۔

اب شق دوم :۔ اگر نکاح کفار سے حرام ہے تو فرمایئے کہ حضرت علیؓ نے یہ جرم عظیم کیونکر کیا ؟ جب نکاح ناجائز ہوا تو فاروقؓ کی جو اولاد امّ کلثومؓ بنت علیؓ سے ہوئی اس کا کیا حال ہوگا ؟ معاذ اللہ! کیا کوئی شیعہ آج تیار ہے اس فعل پر جو حضرت علیؓ کے ذمہ لگاتا ہے ؟ شیعہ تو سُنی مرد کو اپنی بیٹیوں کو نکاح کر دینا قطعی حرام سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ اور من لایحضرہ الفقیہ میں ایک قانون بیان کیا گیا ہے۔ کہ سُنی شیعہ کے نکاح کے متعلق باب النکاح میں:۔

لا ینبغی للرجل المسلم منکم ان یتزوج الناصبیۃ ولا یزوج ابنتہ ناصبیا ولا یطرحھا عندہ ۔

ترجمہ :۔ کسی مرد شیعہ مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ سُنی عورت سے نکاح کرے

اور بیٹی سُنی کے پاس چھوڑے۔

اور استبصار جلد ۳ صفحہ ۹۹ میں ہے۔ امام صادق رضؓ سے روایت ہے جس کا ٹکڑا یہ ہے۔ قال لا یتزوج المؤمن الناصبة ولا یتزوج الناصب المؤمنة۔

ترجمہ :۔ فرمایا امام نے سُنیہ عورت سے شیعہ مرد نکاح نہ کرے۔ اور سنی مرد کو مومنہ شیعہ سے نکاح نہ کر دیوے۔

اسی طرح جامع عباسی میں موجود ہے۔ فارسی

اور تحفۃ العوام جس پہ آج مذہب شیعہ کی مدار ہے اس کے صفحہ ۳۴ پر سُنی شیعہ کا نکاح حرام لکھا ہے۔

اب فرمائیے :۔ جب شیعہ کا نکاح سنی مرد سے حرام ہے تو حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو جو سنیوں کا رئیس اعظم تھا اپنی لڑکی کا نکاح کیسے کر دیا تھا۔؟ معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ دونوں پختہ سُنّی تھے۔ اور حضرت عمرؓ پورا کامل ایماندار تھا اور خلیفہ رسول برحق تھا۔ اسی وجہ سے حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا تھا۔ حضرت عمرؓ سے ....

سوال شیعہ :۔ جس کو شیعہ نے حصن حصین سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ اُمِّ کلثومؓ زوجہ حضرت عمرؓ بمعہ اپنے صاحبزادے زید کے خلافت امیر معاویہؓ میں فوت ہوئیں۔ ایک ہی دن میں اور ان پر جنازہ امام حسنؓ نے پڑھا تھا اور اُمِّ کلثومؓ بنت علیؓ کی وفات ۵۰ھ میں ہوئی اور اس کا نکاح ابتدا ہی سے عبداللہ بن جعفرؓ سے ہُوا۔ اور انہیں کے پاس فوت ہوئیں۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ امام حسنؓ زمانہ خلافت امیر معاویہؓ میں فوت ہوتے اور معاویہؓ کے بعد ایک مدت تک بنت علیؓ کا زندہ رہنا اور زمانہ

عبدالملک بن مروان میں فوت ہونا ثابت ہے۔ جیسا مقتل ابی مخنف، استیعاب اور نور الابصار اور اصابہ اور ایک روایت دار قطنی میں بھی موجود ہے تو کیا اُم کلثومؓ بنت علیؓ زوجہ حضرت عمرؓ زمانہ امیر معاویہؓ ۵۰ھ میں فوت ہو کر دوبارہ زندہ ہوئی تھی؟ اور پھر ۸۰ھ میں دوبارہ فوت ہوئی تھی۔

الجواب بعون الملک الوہاب جب دلائل قاہرہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اُمِ کلثومؓ بنت علیؓ و فاطمہؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا تھا۔ اور اولادیں بھی ہوئیں۔ زید اور رقیہ۔ تو اب بالفرض محال سن وفات میں اختلاف پیدا ہو بھی جائے تو اصل نکاح کی نفی ہرگز ہرگز ثابت نہ ہو گی۔ اگر علماء شیعہ کو جرأت تھی۔ اور ہے تو اپنے معتبرات کا تحقیقی جواب دیں۔ اور بعد کو موت کا نام لیں۔

دوم:۔ ان مذکورہ کتب میں ہرگز ہرگز نہیں کہ جو اُمِ کلثومؓ ۸۰ھ میں فوت ہوئیں وہ زوجہ حضرت عمرؓ نہ تھی۔ بلکہ کوئی اور تھی۔ اور شیعہ کا مقصد تو اس وقت حل ہوتا کہ جب اُمِ کلثومؓ بنت علیؓ کا زوجہ حضرت عمرؓ نہ ہونے پر دلائل پیش کر کے واضح کر دیتے۔ مگر یہ نہ ان کی کتب میں موجود ہے نہ شیعہ ثابت کر سکتے ہیں۔ باقی یہ کہ ابتداء سے ہی اُمِ کلثومؓ بنت علیؓ عبداللہ بن جعفرؓ کے نکاح میں آئی تھی اور اسی کے پاس فوت ہوئی۔ یہ ایسا سفید جھوٹ ہے جو زمین میں سما نہیں سکتا۔

شیعہ کے بعض علماء تو عبداللہ بن جعفرؓ سے اُمِ کلثومؓ کا نکاح کرتے ہیں اور بعض عون بن جعفرؓ سے اُمِ کلثومؓ کا نکاح کرتے ہیں۔ مگر اسی رسالہ کی دلیل ہفتم میں طراز کے حوالہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ عون بن جعفرؓ کے نکاح میں آئی تھی بعد وفات حضرت عمرؓ کے۔ مولوی امیر الدین شیعہ کا یہ کہنا

کہ ابتداء سے عبداللہ بن جعفرؓ کے نکاح میں تھیں۔ سفید جھوٹ ہوا۔ اور دارقطنی کی روایت کی بنا پر ہی صاحب اصابہ نے اور صاحب استیعاب وغیرہ نے ۸۰ھ ام کلثومؓ کا مرنا لکھا ہے۔ مگر دارقطنی کی روایت جس شخص نے دیکھی ہے اس کو اس کے موضوع ہونے کا یقین ہو جائے گا۔ اور جب روایت ہی قابل اعتبار نہیں رہی تو استیعاب وغیرہ کے جواب کی ضرورت ہی پیش نہ آئی کہ دارقطنی سے ہی حوالہ ماخوذ تھا۔

اچھا بالفرض محال ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح ہمراہ حضرت عمرؓ اپنی سر آنکھوں پر تسلیم کیا ہے۔ کیا وہ جاہل تھے یا کذاب مفتری تھے۔ جو اہل بیت پر بہتان تراشا ہے؟ خواہ مخواہ اہل بیت رسولؐ کی بے حرمتی و بے عزتی کی ہے؟ تو ان کو پیشوائی شیعہ سے فتویٰ کفر لگا کر معزول کیوں نہیں کرتے؟ اور ان کی کتابوں پر ایمان کس واسطے لاتے ہیں۔ جیسا کافی الصافی شرح کافی۔ استبصار تہذیب الاحکام۔ مجالس المومنین۔ شافی۔ تنزیہہ انبیاء طراز۔ ناسخ التواریخ۔ جنات الخلود۔ تذکرۃ الائمہ مجلسی۔ مراۃ العقول۔ معارف اور مسالک ان کتابوں میں نکاح ام کلثومؓ بنت علیؓ و فاطمہؓ کا حضرت عمرؓ سے پڑھا گیا لکھا ہے۔ ان کا شیعہ کے پاس کیا جواب ہے؟ ان سے موت ام کلثومؓ کا جواب لینا۔ جو جواب وہ دیں گے وہی جواب سُنی مذہب والوں کی طرف سے بھی سمجھ لینا سُنیوں کا جواب

سے اُمِ کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح فاروقؓ سے ہونا ایک واقعہ اور درایت ہے اور درایت کے مقابلہ میں روایت متروک ہو سکتی ہے۔ نہ درایت اور واقعہ جیسا شیعہ کی تفسیر کنز العرفان کے صفحہ ۲ مطبوعہ ایران فقط ان رایتہ بالروایۃ یعنی درایت کو نہ چھوڑا جائیگا۔ بدلہ روایت کے چونکہ درایت اور واقعہ قوی ہوتا ہے روایت سے لہذا جو روایات نکاح اُمِ کلثومؓ کیخلاف ہونگی وہ ترک ہو سکتی ہیں نہ کہ نکاح ۱۲ منہ۔

آپ کو شاید پسند نہ آتے تو یہ کٹر رافضی مذکورہ کتب کے مصنفین کا ٹھیک جواب ہوگا آپ کے لیے۔ اگر زوجہ عمرؓ بنت علیؓ نہ تھی تو علیؓ نے عباسؓ کو وکالت کیسی سپرد کی۔ صاف جواب دیتے۔ میاں لڑکی ابوبکرؓ کی ہے۔ جاؤ ابوبکرؓ کے لڑکوں سے اجازت لو جو وارث ہیں۔ تو تُو مَیں مَیں کی نوبت بھی نہ آتی جب حضرت علیؓ وارث نہ تھا۔ تو نابالغہ لڑکی کا نکاح سوائے اجازت ولی کے ہوتا ہی نہیں۔ تو یہ جرم بھی جناب امیرؓ نے کیا زنا ہؤا اپنے سر پہ لیا اور دلیل ہشتم میں لکھا جا چکا ہے بحوالہ طراز کے کہ عبداللہ بن جعفرؓ کے نکاح میں زینب بنت فاطمہؓ تھی نہ کہ اُمّ کلثومؓ دختر علیؓ؟

سوال شیعہ اُمِ کلثومؓ زوجہ فاروقؓ کا نکاح بعد وفات حضرت عمرؓ کے محمد بن جعفرؓ سے ہؤا۔ یہی سنی علماء کا اعتقاد ہے حالانکہ حضرت عمرؓ کی وفات ۲۳ھ کو ہوئی اور محمد بن جعفرؓ ۱۷ھ میں جنگ ستتر میں شہید ہو چکا تھا زمانہ فاروق میں کیا بعد وفات حضرت عمرؓ وہ محمد بن جعفرؓ دوبارہ زندہ ہوا تھا؟

الجواب محمد بن جعفرؓ کی موت کے متعلق آپ سپہر وزیر اعظم ایران مصنف طراز سے دریافت کریں جس نے بعد وفات حضرت عمرؓ کے اُمّ کلثومؓ کا نکاح محمد بن جعفرؓ سے بنایا ہے۔ اسی رسالہ کی دلیل ہفتم میں موجود ہے۔

دوم :۔ مجالس المومنین میں مقولہ ملا باقر مجلسی کا موجود ہے۔

محمد بن جعفر الطیار بعد از فوت عمرؓ بن الخطاب بشرف مصاہرت امیر المومنین مشرف گشتہ اُمِ کلثومؓ را کہ از روے اکراہ درحبالہ عمرؓ بود ترویج نمود

ترجمہ :۔ محمد بن جعفر نے بعد وفات حضرت عمرؓ امیر المومنین کی دامادی سے مشرف ہوئے اور اُمِ کلثومؓ بنت علیؓ سے جو جبراً عمرؓ کے نکاح میں تھیں

نکاح کیا۔

فرمائیے :۔ استیعاب وغیرہ تاریخ خمیس نے کیا غلط لکھا ہے؟ اگر غلط ہے۔ اول ملا باقر مجلسی اور وزیر اعظم و نور اللہ شوشتری کو کذاب جھوٹا مانیں۔ بعد تاریخ خمیس استیعاب کا نام لیں جس کی پوری عبارت یہ ہے جو مذکورہ کے متصل ہے۔

فلما قتل عمرؓ تزوجها محمد بن جعفرؓ بن ابی طالب فماتت عنها ثم تزوجها عونؓ بن جعفرؓ بن ابی طالب فماتت عنده (معارف صفحہ ۷۰)

ترجمہ :۔ جب حضرت عمرؓ مارے گئے تو ام کلثومؓ سے محمد بن جعفرؓ بن ابی طالب نے نکاح کیا اور محمدؓ کے مرنے کے بعد عون بن جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا۔ پس انہی کے پاس فوت ہوئیں۔

سن لیا مولوی امیر الدین شیعہ کا جھوٹ عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس فوت ہوئیں۔

دوم :۔ کہ محمد بن جعفرؓ ۱۷ھ میں جنگ ستر میں فوت ہو چکا تھا۔ علماء شیعہ اپنے مذہبی پیشوا کی کتب سے بھی ناواقف بن جاتے ہیں۔ سوال وہ کرتے ہیں جو ان کے اپنے مذہب پر آخر پڑتا ہے۔ شیعہ نے اس بے پناہ سوال کا کہ "حضرت عمرؓ مسلمان نہ تھا تو حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی کی شادی حضرت عمرؓ سے کیوں کر دی؟"

تو آخری جواب یہ دیا۔ شریف مرتضےٰ نے شافی کے صفحہ ۳۵ مطبوعہ ایران میں کہ جب کوئی غیر مسلم مسلمان پر جبر کرے تو اس وقت مسلم عورت کا نکاح کافر سے حلال ہو جاتا ہے۔

نعوذ باللہ من ذلك انه لا تمتنع ان یبیح الشرع ان ینا کح بالاکراہ من لا یجوز منا کحتہ مع الاختیار لاسیما اذا کان المنکح مظھر الاسلام التمسك بظاھر الشریعۃ ولا یمتنع ایضاً منا کحۃ الکفار :۔

ترجمہ :۔ شریعت نے ان لوگوں سے حالت جبری میں نکاح جائز رکھا ہے جن سے حالت اختیاری میں نکاح حرام و ناجائز تھا۔ خاص کر جب ناکح یعنی نکاح کرنے والا مسلمان ہو۔ شریعت کا پابند ہو (جیسا عمرؓ) اور ظاہر شریعت کا پابند بھی ہو (جیسا عمرؓ) خلاصہ یہ کہ کفار سے نکاح نا جائز نہیں۔

سوال شیعہ حضرت عمرؓ کے نکاح میں چار اُمِّ کلثومؓ تھیں۔ کیا علم کہ اُمِّ کلثوم بنت علیؓ تھی یا کوئی اور۔

الجواب اجی حضرت ! جیسا ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے قطعی دلائل سے ثابت ہو چکا ہے تو پھر کوئی اور ہو گی کا کیا سوال؟

دوم :۔ چار ہوں یا دس ہوں ، اُمِّ کلثومؓ بنت علی سے وہ واضح ہو جائے گی اور تمیز ہو جائے گی ہماری کلام اُمِّ کلثومؓ بنتِ علیؓ میں ہے نہ غیر میں

سوال شیعہ حضرت علیؓ نے بقوت اعجازی یعنی بطور کرامت ایک جنیہ نسل جن سے اُمِّ کلثومؓ کی شکل بنالی تھی اور اُمِّ کلثومؓ غائب کر لی تھی اور حضرت عمر کا نکاح اس جنی سے ہوا جو بشکل ام کلثومؓ تھی ۔ اُمِّ کلثوم بنت علیؓ سے نہیں۔

انوار النعمانیہ ۲۹:۱ پر ایک طویل کلام درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو ڈرایا دھمکایا کہ اگر علیؓ اپنی لڑکی ام کلثومؓ مجھے نہ دیں گے تو میں تمہارا ناک میں دم کر دوں گا۔ اس پر

حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے صورت حال بیان کی اس کے بعد لکھتا ہے

فلما رأی امیر المؤمنین مشقة کلام الرجل علی العباس وانه سیفعل معه ماقال ارسل الی جنیته من اهل النجران یهودیة یقال لها سحیفه بنت حروزیه فامرها فتمثلت فی مثال ام کلثوم وحجبت الابصار عن ام کلثوم وبعث بها الی الرجل فلم تنزل عنده حتی انه استراب بها یوما وقال مافی الارض سحر اهل بیت اسحر من بنی هاشم ثم اراد یظهر للناس فقتل واخذت المیراث وانصرفت الی نجران واظهر امیر المؤمنین ام کلثوم فاقول وعلی هذا الحدیث اوّل فرج غصبناه محمول علی التقیة او لاتقاء من عوام الشیعة کما لا یخفی۔

اور ابطال کے صفحہ ۱۰۶ پر مولوی امیر الدین نے بھی لکھا ہے کہ اُمّ کلثومؓ کا نکاح فاروقؓ سے نہیں۔ البتہ حضرت علیؓ نے جنّی کو اُمّ کلثومؓ بنا کر فاروقؓ کے حوالے کر دیا اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت نفی نکاح پر دال ہے حالانکہ یہی روایت ثبوت نکاح پر دال ہے اور ثبوت نکاح کے علاوہ دھوکا بازی پہ دال ہے۔

الجواب:- اس بکواس کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت علیؓ میں معجزانہ طاقت مافوق العادت تھی تو خلافت کو کیوں جانے دیا اور فدک کیوں چلا گیا؟ اس وقت اعجازی قوت حضرت عمرؓ پر کیوں نہ استعمال کی تھی؟ بجائے جنّیہ کے حضرت عمرؓ کو جن بنا دیتے سانپ بنا دیتے، پتھر بنا دیتے تو نکاح کی نوبت اور توُں توُں، مَیں مَیں کی نوبت نہ آتی۔

تفسیر امام حسن عسکری میں حضرت علیؓ کی قوت اعجازی کا بیان ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی سئل اللہ عزو جل بمحمد واله الطیبین الذین انت سید ھم بعد محمد ان یقلب لك اشجارھا وجلا شاکی السلاح وضحورھا اسودا ونمورا وافاعی فدعا اللہ علی بذالك فامتلأت تلك الجبال والھضبات وقرار الارض من الرجال الشاکی الاسلحة التی لا یبقی بالواحد منھم عشرة الاف من الناس المعھودین ومن الاسود والنمور والافاعی حتی طبقت تلك الجبال والارضوان والھضبات بذلك وکل ینادی یا علی یا وصی رسول اللہ نحن قد سخرنا اللہ، لك وامرنا باجابتك کلما دعوتنا الی اصلاح کل من سلطناہ علیه فمتی شئت فارع لنا بخیبك وبما شئت فأمرنا به نعطیك (تفسیر حسن عسکری صفحہ ۴۳)

اب سوال یہ ہے کہ جنّی تو اُمِ کلثوم بن گئی اور اُمِ کلثومؓ کو چھپا دیا گیا تو کیا جنّوں نے اپنی بیٹی کی تلاش نہ کی ؟ اگر تلاش کی تو انہیں کیونکر نہ مل سکی اور جب انہیں ملی تو کیا وہ صبر کر کے بیٹھ گئے۔

دوسری یہ ہو سکتی ہے کہ اُمِ کلثومؓ کو اتنی مدّت تک چھپائے رکھنا بھلا کہاں ممکن تھا۔ اس لیے جنو کی تسلی کے لیے کہیں اُمِ کلثومؓ کو جنّی بنا کر جنوں کے پاس بھیج دیا ہو کہ وہ بھی مطمئن ہو جائیں اور عمرؓ سے چھٹکارا مل جائے۔ مگر اس اعجازی قوت کے باوجود سوال یہ ہے کہ یہ دھوکا نہیں ؟ کیا حضرت علیؓ کی ذات مبارک سے دھوکا بازی کی نسبت کرنا حضرت علیؓ کی توہین نہیں ؟

پھر دوسری روایت میں جو ہے کہ قتل عمرؓ کے بعد حضرت علیؓ اپنی بیٹی کو گھر لے گئے تو کیا وہ جنّی کو گھر لے گئے تھے ؟ کیا جنوں اور انسانوں میں میراث

چلتی ہے ؟ کیا حضرت علیؓ جنی کو بیٹی بنا کر گھر لے گئے اور پھر جنوں کے پاس بھیج دیا اور اُم کلثومؓ کو جنوں کے پاس سے لے آتے یعنی قریباً سات برس تک اپنی بیٹی اُم کلثومؓ کو جنوں کے پاس سے لے آتے یعنی قریباً سات برس تک اپنی بیٹی اُم کلثومؓ کو جنوں کے پاس رہنے دیا ۔جن انسان کا نکاح جنفیہ سے حرام ہے خواہ کسی حیلے سے ہو ۔کتب فقہ کو اٹھا کر دیکھ لیں ۔کیا حضرت علیؓ اس حرام کے مرتکب ہوئے تھے ۔کیا جنوں کو اس حرکتِ ناجائز پر غیرت نہ آئی تھی ۔

علمائے شیعہ کے جتنے منہ اتنی باتیں ۔شیعہ نے پانچ قلعے اس نکاح سے جو اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ کا حضرت عمرؓ سے ہوا اپنے بچاؤ کے تلاش کئے تھے ۔پانچ اس واسطے کہ شیعہ بھی پانچ تنی ہیں ۔

(۱) یہ کہ اُمّ کلثومؓ زوجہ فاروقؓ بنت علیؓ نہ تھی ۔
(۲) یہ کہ نکاح جبراً ہوا ۔اُمّ کلثوم تو بنت علیؓ ہی تھی ۔
(۳) یہ کہ اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ ۱۸ھ میں فوت ہوئی اور اُمِّ کلثومؓ زوجہ عمرؓ بہ دورِ امیر معاویہؓ فوت ہوئیں ۔
(۴) یہ کہ بعد وفات حضرت عمرؓ سُنّی اُمِ کلثومؓ کا نکاح محمد بن جعفرؓ سے کرتے ہیں ۔حالانکہ محمد بن جعفرؓ ۱۷ھ جنگ ستیتر میں فوت ہو چکے تھے ۔
(۵) جنیہ تھی ، نہ کہ اُمّ کلثوم بنتِ علیؓ ۔

ان پانچ قلعوں کو اللہ یار خاں جو اولاد حیدر کرار ہے ۔ایٹم بموں سے مسمار کر چکا ہے ۔بعون اللہ

میں حیران ہوں کہ سکینہؓ بنت حسینؓ کا نکاح حضرت مصعبؓ بن زبیرؓ سے ہوا تھا ۔اس پر کبھی کسی شیعہ نے اعتراض کیا ۔حق تھا شیعہ کو کہ کہتے وہ سکینہؓ بنت حسینؓ نہ تھی ۔مگر شیعہ کو عداوت تو اسلام سے ہے قرآن سے ہے حضرت

مصعبؓ کے انکار وغیرہ سے اسلام اور قرآن نہیں بگڑتا اور حضرت عمرؓ کو غیر مسلم کہنے سے اسلام خراب ہوجاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کو بُرا کہتے ہیں۔ مگر شیعہ کی جوتی کو کیا غرض۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو تو ہو، حضرت علیؓ کی توہین ہو تو ہو آئمہ اہل بیت کی بے عزتی ہو تو ہو اور اولاد رسولؐ کی بے عزتی ہو تو ہو شیعہ کا کیا بگڑا۔

حضرات شیعہ آیئے میں آپ کو اس لاینحل سوال کا جواب بتاؤں مگر اتنی بات ضرور کروں گا کہ کل اسی جواب کے حربہ کو لے کر مولوی اسماعیل شیعہ وغیرہ ہم پہ نہ حملہ آور ہوجائیں میں آپ کا استاد ہوں میں نے ہی جواب بتایا ہے۔ ذرا خیال کرنا سینیے! اجی یہ نکاح اسرار امامت سے ایک بھید ہے جس کی سمجھ کسی کو نہیں آسکتی خواہ سنی ہو خواہ شیعہ۔ جب امام مہدی غار سے بار امانت کی گٹھڑی سر پہ اٹھا کر باہر تشریف لائیں گے اور ۳۱۳ رافضی دنیا میں موجود ہوجائیں گے۔ تو امام مہدی حضرت علیؓ کو اور حضرت عمرؓ کو اور اُم کلثومؓ کو زمانہ رجعت میں زندہ کرے گا اور حضرت علیؓ وحضرت عمرؓ وام کلثومؓ سے پوچھ کر بتائے گا کہ تم نے یہ نکاح کس طرح پڑھایا تھا اس وقت یہ عقیدہ لاینحل حل ہوجائیگا۔ آج کل کے رافضی غریب نہ ائمہ کے نزدیک مومن ہیں نہ ان کو اس کی سمجھ آسکتی ہے۔ اصل سمجھ اس کی زمانۂ رجعت میں آئے گی اور حضرت عمرؓ کو زندہ کر کے آگ کی معاذ اللہ سزا دے گا حق الیقین مجلسی اور شریف مرتضیٰ نے خوب ہی جواب دے کر خلاصی کی شافی صفحہ ۲۵۴ وانما الرجع فیما یحل و یحرم من و ذلک الی الشریعۃ وفعل امیرالمؤمنین اقوی حجۃ من احکام الشریعۃ۔

نکاح کی حلت حرمت کا رجوع شریعت کی طرف ہے اور امیر علیہ السلام کا فعل احکام شرعی سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔

فائدہ:- سُن لیا شریف کے شرافت بھرے الفاظ کو! یہ لوگ زبانی اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں حقیقتاً اسلامی احکام کی ان کے دل میں کوئی قدر نہیں دیکھا قرآن کلام خدا کے احکام، احکام رسولؐ سے بھی فعل علی کو اقویٰ فرمایا معاذ اللہ یعنی فعل امام سے قرآن حدیث منسوخ ہوگیا ہوگا آیئے حضرات شیعہ! ایک نفیس سے نفیس جواب اور بھی بتائے جاؤں۔ (اصول کافی ص۲۷۸ مطبوعہ نولکشور)

عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر الثانی فاجریت اختلاف الشیعة فقال یا محمد ان اللہ تبارك وتعالیٰ لم یزل متفرداً بوحدانیته ثم خلق محمداً وعلیاً وفاطمة فمکثوا الف دھر ثم خلق جمیع الانبیاء فاشھدھم خلقھا وفوض امورھا الیھم فھم یحلون مایشاء ون ویحرمون مایشاء ون۔

ترجمہ:- محمد بن سنان کہتا ہے میں امام تقی کے پاس بیٹھا تھا کہ میں نے اختلاف شیعہ کا قصہ شروع کیا تو امام نے فرمایا۔ اے محمد! خدا اپنی توحید میں یگانہ تھا۔ پھر محمد رسول اللہ و علیؓ و فاطمہؓ کو پیدا کیا۔ پس وہ ٹھہرے کئی زمانے پھر پیدا کیا مخلوق کو پس گواہ بنایا ان کو مخلوق کی پیدائش پر اور مخلوق کے تمام اُمور ان کی طرف سونپ دیئے۔ پس وہ جس کو یعنی جس (حرام) کو چاہیں حلال کرتے ہیں اور جس (حلال) کو چاہیں حرام کر دیتے ہیں۔

فائدہ:- شریف مرتضےٰ نے اسی روایت کو دیکھا تھا۔ اس واسطے فرمایا۔ کہ فعل علیؓ احکام شرعی سے اقویٰ ہے۔

وہ جواب جو میں بتانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ شیعہ مولوی، اللہ یار خاں کے جواب میں صاف کہہ دیں کہ میاں اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے حرام تو تھا۔ مگر امام کو حرام کو حلال کرنے کا اختیار تھا۔ حضرت عمرؓ سے حلال کر

دیا تھا۔ مگر اس کا اللہ یار صاحب یہ جواب دیں گے، کہ اس وقت حضرت عمرؓ کو بھی مومن کامل بنالیا ہوگا۔ جب نکاح حضرت عمرؓ سے حلال بنانے کی کوشش کی تھی۔

اَللہ یَارخَان
ضلع چکوال بمقام منارہ